روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 22 جنوری 2011ء 17 صفر 1432 ہجری 22 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 19

نیک کام نہ چھوڑو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:۔
اس شخص کی طرح نہ ہونا جو رات کو اٹھا کرتا تھا (اور تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل حدیث نمبر:1084)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک تبدیلی جس کی ہم کنہ نہیں سمجھ سکتے مومن کی تبدیلی کے ساتھ خدا میں بھی ظہور میں آجاتی ہے مگر اس طرح پر کہ اس کی غیر متبدل ذات پر کوئی گرد وغبار حدوث کا نہیں بیٹھتا۔ وہ اسی طرح غیر متبدل ہوتا ہے جس طرح وہ قدیم سے ہے لیکن یہ تبدیلی جو مومن کی تبدیلی کے وقت ہوتی ہے یہ اس قسم کی ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مومن خدائے تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو خدا اس کی نسبت تیز حرکت کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ تبدیلیوں سے پاک ہے۔ ایسا ہی وہ حرکتوں سے بھی پاک ہے۔ لیکن یہ تمام الفاظ استعارہ کے رنگ میں بولے جاتے ہیں اور بولنے کی اس لئے ضرورت پڑتی ہے کہ تجربہ شہادت دیتا ہے کہ جیسے ایک مومن خدائے تعالیٰ کی راہ میں نیستی اور فنا اور استہلاک کر کے اپنے تئیں ایک نیا وجود بناتا ہے اس کی ان تبدیلیوں کے مقابل پر خدا بھی اس کے لئے ایک نیا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ معاملات کرتا ہے جو دوسرے کے ساتھ کبھی نہیں کرتا۔ اور اس کو اپنے ملکوت اور اسرار کا وہ سیر کراتا ہے جو دوسرے کو ہرگز نہیں دکھلاتا۔ اور اس کے لئے وہ کام ظاہر کرتا ہے جو دوسروں کے لئے ایسے کام کبھی ظاہر نہیں کرتا۔ اور اس قدر اس کی نصرت اور مدد کرتا ہے کہ لوگوں کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ اس کے لئے خوارق دکھلاتا ہے اور معجزات ظاہر کرتا اور ہر ایک پہلو سے اس کو غالب کر دیتا ہے اور اس کی ذات میں ایک قوت کشش رکھ دیتا ہے جس سے ایک جہان اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور وہی باقی رہ جاتے ہیں جن پر شقاوت ازلی غالب ہے۔

پس ان تمام باتوں سے ظاہر ہے کہ مومن کامل کی پاک تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی ایک نئی صورت کی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے انسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے کیونکہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کا متولّی اور متکفّل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے۔ اور اگر ایک طرف تمام دنیا ہو اور ایک طرف مومن کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پورا۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا ہے اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دشمن اس کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے آخر اس کی ذلت چاہنے والے ذلت کی مار سے مرتے ہیں اور نامرادی ان کا انجام ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ نامراد ہرگز نہیں مرتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پورا کر لے۔ تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص242)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2011ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن 11 تا 17 فروری 2011ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔ مورخہ 11 فروری کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان تعلیم القرآن گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹریان تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ وترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل وبرکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ''رپورٹ ماہ فروری 2011'' کے ساتھ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مشعلِ راہ

عفو اور درگزر کرنے سے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں

معاشرے میں جب برائیوں کا احساس مٹ جائے تو ایسے معاشرے میں رہنے والا ہر شخص کچھ نہ کچھ متاثر ضرور ہوتا ہے اور اپنے نفس کے بارے میں، اپنے حقوق کے بارے میں زیادہ حساس ہوتا ہے اور دوسرے کی غلطی کو ذرا بھی معاف نہیں کرنا چاہتا، چنانچہ دیکھ لیں، **آج کل کے معاشرے میں کسی سے ذراسی غلطی سرزد ہو جائے تو ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے چاہے اپنے کسی قریبی عزیز سے ہی ہو اور بعض لوگ کبھی بھی اس کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اسی وجہ سے پھر خاوند بیوی کے جھگڑے، بہن بھائیوں کے جھگڑے، ہمسایوں کے جھگڑے، کاروبار میں حصہ داروں کے جھگڑے، زمینداروں کے جھگڑے ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض دفعہ راہ چلتے نہ جان نہ پہچان ذراسی بات پہ جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔** مثلاً ایک راہ گیر کا کندھا رش کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ٹکرا گیا، کسی پر پاؤں پڑ گیا تو فوراً دوسرا آنکھیں سرخ کر کے کوئی نہ کوئی سخت بات اس سے کہہ دیتا ہے پھر دوسرا بھی کیونکہ اسی معاشرے کی پیداوار ہے، اس میں بھی برداشت نہیں ہے، وہ بھی اسی طرح کے الفاظ الٹا کے اس کو جواب دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ پھر بات بڑھتے بڑھتے سر پھٹول اور خون خرابہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر بچے کھیلتے کھیلتے لڑ پڑیں تو بڑے بھی بلاوجہ بیچ میں کود پڑتے ہیں اور پھر وہ حشر ایک دوسرے کا ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ اور اس معاشرے کی بے صبری اور معاف نہ کرنے کا اثر غیر محسوس طریق پر بچوں پر بھی ہوتا ہے، گزشتہ دنوں کسی کالم نویس نے ایک کالم میں لکھا تھا کہ ایک باپ نے یعنی اس کے دوست نے اپنے ہتھیار صرف اس لئے بیچ دیئے کہ محلے میں بچوں کی لڑائی میں اس کا دس گیارہ سال کا بچہ اپنے ہم عمر سے لڑائی کر رہا تھا کچھ لوگوں نے بیچ بچاؤ کروا دیا۔ اس کے بعد وہ بچہ گھر آیا اور اپنے باپ کا ریوالور یا کوئی ہتھیار لے کے اپنے دوسرے ہم عمر کو قتل کرنے کے لئے باہر نکلا۔ اس نے لکھا ہے کہ شکر ہے پستول نہیں چلا، جان بچ گئی۔ لیکن یہ ماحول اور لوگوں کے رویے معاشرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور معاشرے کی یہ کیفیت ہے اس وقت کہ بالکل برداشت نہیں معاف کرنے کی بالکل عادت نہیں اور یہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے پاکستان کا ہے لیکن یہاں یورپ میں بھی ایسے ملتے جلتے بہت سے واقعات ہیں جن کی مثالیں ملتی ہیں۔ بعض دفعہ اخباروں میں آ جاتا ہے۔ تو جب اس قسم کے حالات ہوں تو سوچیں کہ ایک احمدی کی ذمہ داری کس حد تک بڑھ جاتی ہے۔ اپنے آپ کو، اپنی نسلوں کو اس بگڑتے ہوئے معاشرے سے بچانے کے لئے بہت کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے لئے کس قدر ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم قرآنی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو آسائش میں خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس میں احسان کرنے والوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ جب تم یہ نہیں دیکھو گے کہ تمہاری ضروریات پوری ہوتی ہیں کہ نہیں تمہیں مالی کشائش ہے یا نہیں اور ہر حال میں اپنے بھائیوں کا خیال رکھو گے تو نیکی کرنے کی روح پیدا ہو گی اور پھر فرمایا کہ ایک بہت بڑا خلق تمہارا غصے کو دبانا ہے۔ اور لوگوں سے عفو کا سلوک کرنا ہے اور ان سے درگزر کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگوں سے عفو کا سلوک کرو گے معاف کرنے کی عادت ڈالو گے، اس لئے کہ معاشرے میں فتنہ نہ پھیلے، اس لئے کہ تمہارے اس سلوک سے شاید جس کو تم معاف کر رہے ہو اس کی اصلاح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے میں محبت کرتا ہوں۔

(الفضل 27/اپریل 2004ء)

غزل

موسموں کے ساتھ ہی بدلیں رسومِ گلستاں
بجلیوں کی زد میں آیا پھر مرا ہی آشیاں

چند کم ظرفوں کی خاطر رونقِ محفل گئی
وہ گھُٹن طاری ہوئی کہ الحفیظ و الاماں

منزلوں سے دُور سارے ہم سفر مایوس تھے
راستے ملنے لگے جب ہم ہوئے سنجِ فغاں

سامنے آئی تو اک عالم کو حیراں کر گئی
داستانِ عشق میں چھوٹی سی میری داستاں

کل تلک جو اہلِ دل تھے گوشۂ گمنام میں
آج دنیا بھر ہیں وہ اک جہاں اندر جہاں

آپ سے حُسنِ عقیدت کا ثمر ایسے ملا
کارواں کے ہم سفر رہتا ہوں مثلِ کارواں

آپ کا شیریں تبسُّم، دلنشین و دلربا
آپ کا حسن تکلّم ہے بہارِ گلستاں

ایک نگہ پُر سوز سے گویا وہ سارے مِٹ گئے
فاصلے جو تھے ہمارے اور اُن کے درمیاں

بادۂ عشق و وفا کے سامنے سب ہیچ ہیں
وہ مئے عناب ہو یا ہو شرابِ ارغواں

اپنے مقصد میں ہوئے وہ کامیاب و کامران
جان دے کر پا گئے ہیں جو حیاتِ جاوداں

عالمِ تنہائی میں ہوتے ہیں کشف و انکشاف
سامنے آتا ہے جو کچھ کر نہیں سکتے بیاں

یہ خوئے صبر و رضا ہے دشتِ فرقت کی عطا
آپ کے یوسفؔ بھی ورنہ تھے کبھی شعلہ بیاں

راجہ محمد یوسف خان

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب

ھامان کون تھا؟

قرآن کریم کا بیان زیادہ درست اور مدلل بر حقائق ہے

مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے نواح میں ان دنوں ایک عظیم الشان عجائب گھر کی عمارت زیرِتعمیر ہے جو 12-2011ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اہرامِ مصر سے دو کلومیٹر دور 50 ہیکٹر رقبہ پہ محیط اس عمارت کا سنگِ بنیاد صدر حسنی مبارک نے 2002 ء میں رکھا تھا۔ اس عجائب گھر (المتحف المصری العظیم) میں لگ بھگ ایک لاکھ مختلف آثار ونوادرات کے رکھے جانے کی گنجائش ہوگی۔

اس عجائب گھر کی افتتاحی تقریب کی خبر کا ایک اہم اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ جرمنی میں موجود ہامان کے ایک مجسمہ کو اس تقریب میں ''شرکت'' کیلئے بھجوایا جائے گا۔ غالباً منتظمین کے نزدیک ماضی میں سرزمین مصر میں بلند وبالا عمارات تعمیر کروانے والا ہامان اگر خود نہیں تو اپنے مجسمہ کی صورت میں جدید دور کی اس عظیم عمارت کے افتتاح میں شریک ہونے کا ''استحقاق'' رکھتا ہے یا شاید اس کے ذریعے آج کے دور کے فرعونوں' ہامانوں' اور قارونوں کو یہ پیغام پہنچانا مقصود ہو کہ

ع

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!

ہامان کا یہ مجسمہ اس وقت جرمنی کے عجائب گھر "PELIZ AES MUSEUM HILDESHEIM میں موجود ہے۔ اس مجسمہ کا نام اور تعارف قدیم مصری زبان میں اس پر کندہ ہے جس کا ترجمہ برسوں کی محنتِ شاقہ کے بعد ماہرین نے HEMI-UNU کیا ہے جو تین صوتی حروف ه.م اور ن hmn کے مادہ سے مشتق ہے۔ انسائیکلوپیڈیا WIKIPEDIA کے مطابق اسے HEMINU اور یا پھر HAMAN بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ قدیم مصری (تصویری صوتی) تحریر میں VOWELS یعنی حروفِ علت لکھتے وقت استعمال نہیں ہوتے تھے۔

اس مجسمہ کے تعارف میں لکھا ہے کہ یہ (فرعونِ مصر) کا وزیر VIZIER تھا اور یہ MASTER OF WORKS تھا یعنی جملہ تعمیراتی کاموں کا ذمہ دار تھا۔ واضح رہے کہ یہ مجسمہ اہرام مصر کے قریب خوفو کے مقبرے کے پاس ہی سے دریافت ہوا تھا لیکن اس کا نام اور تعارف کافی عرصہ بعد پڑھا جا سکا ہے۔ ماہرین آثارِ قدیمہ اس بات کا تعین ابھی نہیں کر سکے کہ ہامان نامی اس وزیر کا تعلق فراعنہ مصر کے دورِ اول سے ہے یا دورِ آخر سے، مگر اس ضمنی بحث سے قطعِ نظر اس مجسمہ کی ''شناخت'' ہو جانا بجائے خود آج کے اس دور میں قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے لا ریب اور مبنی بر وحیِ حق ہونے پہ ایک تازہ شہادت ہے کیونکہ متعصب غیر مسلم معترضین صدیوں سے قرآنِ مجید کو اس پہلو سے اپنی تنقید کا نشانہ بناتے چلے آ رہے ہیں کہ قرآن میں ہامان کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم عصر ہونا یا پھر مصر میں فرعون کے ماتحت عمارات کی تعمیر کا انچارج بتایا جانا تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے غلط ہے اور اس سے قرآن کی الہامی حیثیت مشکوک ہو کر رہ گئی ہے۔ اس اعتراض کی بنیاد اس بات پہ رکھی گئی ہے کہ انجیل میں، جو کہ قرآن سے کہیں پہلے نازل ہوئی، فرعون اور حضرت موسیٰؑ کے درج شدہ واقعات میں کسی جگہ بھی کسی ہامان نامی شخصیت یا کردار کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

انجیل کا ہامان

انجیل میں البتہ ہامان نامی ایک کردار کا ذکر عہد نامہِ عتیق کی کتاب ''آستر'' "ESHTER" میں ملتا ہے جس کے مطابق وہ ایک ایرانی بادشاہ اخسویرس "A-HAS-U-E'RUS" کا منظورِ نظر تھا اور سخت یہود دشمن تھا۔ اس بادشاہ کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے قریباً گیارہ سو سال بعد کا بتایا جاتا ہے اور اسی حوالہ سے عیسائی معترضین قرآن پر اپنے اعتراض کی بنیاد رکھتے ہیں۔ چنانچہ آستر میں لکھا ہے:۔

''بادشاہ اخسویرس نے ہامان کو عزت بخشی ہامان احاجی کے ہمداتا نامی شخص کا بیٹا تھا۔ بادشاہ نے ہامان کو ترقی دی اور اس کو دوسرے قائدین سے زیادہ عزت کی جگہ بخشی۔'' (3:1)

''اسی طرح بادشاہ نے سرکاری مہر کی انگوٹھی اپنی انگلی سے نکالی اور اسے ہامان کے حوالے کیا''

(3:10)

''اس کے بعد بادشاہ نے ہامان سے کہا: ''یہ دولت اپنے پاس رکھو اور جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو کرو''۔ (3:11)

آستر کی اس کتاب میں بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح ہامان نے ایران میں موجود یہودیوں پر ظلم کئے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا اور پھر کس طرح بادشاہ کی بیوی آستر نے جو یہودی النسل تھی بادشاہ کو ہامان کی حرکات سے آگاہ کیا اور بالآخر اپنی قوم کو ہامان اور اس کے حواریوں کے ظلم وستم کے چنگل سے آزاد کروانے میں کامیاب ہو گئی، اور ہامان آخرکار سزائے موت کے ذریعے کیفرِ کردار کو پہنچا۔

قرآن میں ہامان کا ذکر

قرآن کریم میں ہامان کا نام چھ مرتبہ آیا ہے اور موجودہ مروجہ انجیل کے برعکس اس کا ذکر ہر دفعہ سرزمینِ مصر میں نیز فرعون اور حضرت موسیٰؑ کے ہم عصر کے طور پر آیا ہے۔

1۔ ''اور انہیں زمین میں تمکنت عطا کریں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے وہ کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔'' (القصص:7)

2۔ ''یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر خطا کار تھے''۔ (قصص:9)

3۔ ''اور فرعون نے کہا اے سردارو میں تمہارے لئے اپنے سوا کسی اور معبود کو نہیں جانتا۔ پس اے ہامان میرے لئے مٹی (کی اینٹوں) پر آگ بھڑکا۔ پس مجھے ایک محل بنا دے تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں تو سہی۔''

(قصص :39)

4۔ ''اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ان کی گمراہی کی سزا دی) اور موسیٰ ان کے پاس یقیناً کھلے کھلے نشان لا چکا تھا۔ پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر سے کام لیا اور وہ (ہماری پکڑ سے) آگے بڑھ جانے والے نہ ہو سکے۔''

(العنکبوت :40)

5۔ ''فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف۔ پس انہوں نے کہا یہ تو جادوگر (اور) بہت جھوٹا ہے۔'' (المومن:25)

6۔ ''اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان میرے لئے محل بنا تاکہ میں ان راستوں تک جا پہنچوں۔''

(المومن:37)

علماء یہود اور دیگر محققین کی نظر میں آستر کی الہامی، مذہبی اور تاریخی حیثیت

عیسائی مستشرقین موجودہ اناجیل میں موجود آستر کی جس کتاب کے حوالہ سے قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات کو تنقید وتمسخر کا نشانہ بناتے ہیں مناسب ہوگا کہ اس کی اپنی الہامی، مذہبی، اور تاریخی حیثیت کا ایک مختصر جائزہ لے لیا جائے۔

بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب وادئ قمران کی غاروں سے قدیم عبرانی صحائف (جو DEAD SEA SCROLS کے نام سے معروف ہیں) دستیاب ہوئے تو ان پر تحقیق کرنے والے علماء یہ جان کر ششدر رہ گئے کہ عہد نامہ قدیم کے اس قلمی نسخہ میں آستر نامی کتاب یا اس میں بیان کردہ تفصیلات سے کم از کم ملتے جلتے ہی واقعات کسی بھی شکل میں موجود نہیں!

ڈینیل ہیرنگٹن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"AT QUMRAN THERE WERE FOUND AT LEAST FRAGMENTS OF EVERY BOOK IN THE HEBREW CANON OF SCRIPTURE EXCEPT ESHTER"

("Wisdom texts from Qumran" by Daniel J. Harrington Page 14 published 1996)

یعنی ''وادئ قمران سے ملنے والے صحائف میں عبرانی اناجیل کی ہر کتاب کا کم از کم کچھ حصہ ضرور ملتا ہے سوائے آستر کے۔''

اسی طرح انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ENCYCLOPEDIA BRITANNICA کے سی ڈی ایڈیشن 2009ء میں آستر کی کتاب کے الہامی یا مذہبی ہونے کو ان الفاظ میں چیلنج کیا گیا ہے:۔

(ترجمہ) '' آستر کی کتاب کا سیکولر ہونا، کیونکہ اس میں ایک مرتبہ بھی خدا کا نام بیان نہیں کیا گیا، اور اس پہ حاوی (یہودی) قوم پرستی کا مبالغہ آمیز اظہار یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کے نزدیک اناجیل میں اس کتاب کی موجودگی اور اس کی حیثیت کو مشکوک بنا دیتا ہے۔''

مزید لکھا ہے: ''اس کتاب کے یونانی ترجمہ میں کچھ ''آیات'' کا اضافہ کر کے اس کے کرداروں آستر اور مردوک کے مذہبی رجحانات بتائے جانے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ یہ اضافہ جات عبرانی بائبل میں کہیں نہیں ملتے!۔''

یہودی محققین کی طرف سے شائع شدہ JEWISH ENCYCLOPEDIA مطبوعہ 1905ء کے صفحات 235,236 میں بھی آستر کی مشکوک اور متنازعہ تاریخی حیثیت پہ سیرِ حاصل بحث کرنے کے بعد مولفین اس نتیجہ پر پہنچے کہ:

"IN VIEW OF ALL THE EVIDENCE THE AUTHORITY OF THE BOOK OF ESHTER AS A HISTORICAL RECORD MUST BE DEFINITELY REJECTED."

یعنی ''تمام تر شواہد کی روشنی میں آستر کی کتاب کے ایک مستند تاریخی مسودہ ہونے کی حیثیت کو ہمیشہ کے لئے رد کر دینا چاہئے''۔

مؤلفین جیوش انسائیکلوپیڈیا کے مطابق بادشاہ اخسویرس کا جو زمانہ بائبل میں بیان ہوا ہے اس دور میں ایران میں XERXES (خشایارشاہ) کی حکومت تھی۔ ایرانی تاریخ میں اس بادشاہ کی نہ تو کسی ایسی بیوی کا ذکر ہے جو یہودیہ تھی اور نہ ہی اس کی کسی بیوی کا نام آستر تھا۔ اسی طرح اس کے دور میں ہامان نامی کسی شخص کا نام نہیں ملتا اور نہ ہی کوئی ایسے واقعات اس دور میں پیش آئے تھے جب ہامان نامی کسی حکومتی عہدیدار نے پہلے یہودیوں کا اور پھر یہودیوں نے اس سلطنت کے اندر اپنے دشمنوں کا قتلِ عام کیا ہو جیسا کہ انجیل میں یہ سارے واقعات بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

''آستر...... پر انحصار رکھتے ہوئے یورپین مستشرقین نے کسی ایسے ہامان کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے جو فرعونِ موسیٰ کا ہمعصر ہو لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ کتاب جس پر اس اعتراض کی بنیاد رکھی گئی ہے، خود محققین کی نگاہ میں ایک مشکوک اور ناقابلِ استناد کتاب ہے........ اور جب خود اس کی حیثیت مخدوش ہے تو اس کی بنا پر اسلام پر کوئی اعتراض کرنا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔''

(تفسیر کبیر صفحہ 473)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود مارٹن لوتھر اور دیگر کئی محققین کے حوالے تفصیل سے پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بائبل نے موسیٰ اور فرعون کے حالات بیان کرتے ہوئے ہامان کا کہیں ذکر نہیں کیا لیکن جبکہ تاریخی شواہد نے ہمیں ایک ایسے وجود کا پتہ دے دیا ہے...... تو بائبل میں اس کا ذکر نہ آنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ کوئی غلط بات کہی ہے بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بائبل جو موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لکھی گئی اور جو اس زمانے کے صحیح واقعات بیان کرنے کی دعویدار ہے اس نے تو ایک تاریخی غلطی کا ارتکاب کیا اور ہامان جیسی شخصیت کو نظر انداز کر دیا لیکن قرآن کریم نے جو تورات کے دو ہزار سال کے بعد نازل ہوا تھا اس نے تورات کی اس غلطی کی طرف اشارہ کر دیا اور بتا دیا کہ صحیح بات وہ ہے جو ہم بیان کر رہے ہیں، وہ بات صحیح نہیں جو بائبل نے بیان کی ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے اس سورت (قصص۔ ناقل) کے شروع میں ہی فرما دیا تھا کہ...... یہ آیات ایک ایسی کتاب کی آیات ہیں جو تمام حقائق کو روشن کرنے والی اور تمام اسرار کو کھولنے والی ہے اور پھر فرما دیا تھا کہ...... ہم بائبل کے واقعات کو نہیں دہرا رہے بلکہ موسیٰؑ اور فرعون کے زمانے کے سچے واقعات بیان کر رہے ہیں مگر اس سے فائدہ صرف وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو ان باتوں پہ یقین رکھتے ہیں''

(تفسیر کبیر صفحہ 477)

اگر ہامان کا تعلق سرزمینِ مصر سے نہ ہوتا تو جرمنی کی حکومت ہامان کے مجسمہ کو مصری عجائب گھر کی افتتاحی تقریب میں ''شرکت'' کے لئے بھجوانے پہ آمادہ نہ ہوتی، بلکہ اس بات پہ تحقیق کرواتی کہ ایران کی ایک ناپسندیدہ شخصیت کا یہ مجسمہ آخر بنوایا کس نے اور یہ ایران سے مصر کس طرح جا پہنچا نیز بائبل میں بیان کردہ اس کے زمانہ سے سینکڑوں سال قبل بنے ایک مصری مقبرہ کے اندر اس کی تدفین کس طرح ممکن ہو سکی؟

جہاں تک اس (ضمنی) بحث کا تعلق ہے کہ جرمنی کے عجائب گھر میں موجود یہ مجسمہ فراعینِ دورِ اول کے ہمعصر ہامان کا ہے اور اس ہامان کا نہیں جو فرعون موسیٰ کے زمانے میں تھا تو اس سے کئی باتیں آشکارا ہوتی ہیں:۔

اول یہ کہ ہامان ایک ذاتی نام نہیں بلکہ ایک خطاب (TITLE) یا عہدہ کا نام ہے بعینہ جس طرح فرعون ایک خطاب تھا جو قدیم مصری بادشاہ اپنے لئے اختیار اور استعمال کرتے تھے،

(تفسیر کبیر صفحہ 475)

دوم یہ کہ ہامان کا خطاب یا نام رکھنے والی شخصیت کا تعلق بہرحال سرزمینِ مصر اور فراعین سے بنتا ہے نہ کہ ایران یا کسی ایرانی بادشاہ سے۔

سوم یہ کہ اگر یہ بات درست بھی مان لی جائے کہ یہ مجسمہ فرعونِ موسیٰؑ کے زمانہ کے ہامان کا نہیں بلکہ کسی سابقہ ہامان کا ہے (گو یہ امر ابھی زیرِ تحقیق ہے) تو پھر یہ بات ماننی پڑے گی کہ قرآنی بیان کے عین مطابق فرعونِ موسیٰؑ کا جسم تو خدائی وعدہ کے مطابق نشانِ عبرت کے طور پر محفوظ رہا مگر اس کے یار و مددگار قارون اور ہامان خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا ایسا نشانہ بنے کہ تا دمِ تحریر نہ تو ان کے جسم کی باقیات اور نہ ہی ان کی کوئی یادگار دنیا میں موجود پائی جا سکی ہے۔ سچ ہے کہ: ع

انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا!

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ عالیہ ضلع اٹک

مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ خاکسار کا تعارف تو اس زمانے سے تھا جب خاکسار کے کلاس فیلو اور بزرگ دوست انجینئر ملک لال خان صاحب (حال امیر کینیڈا) ہری پور ہزارہ میں ہوتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں ہری پور ہزارہ/ ایبٹ آباد کا امیر ضلع مقرر کیا تھا۔ غالباً یہ 1974ء اور 1978ء کے درمیان کا زمانہ تھا۔ اس وقت مکرم مظفر احمد منصور صاحب اس ضلع میں مربی تھے اور محترم ملک لال خان صاحب نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ایک اجتماع پر ان سے تعارف کروایا تھا۔

بعد میں خاکسار نے 2004-05ء میں امیر ضلع اٹک کے طور پر کام کیا۔ اس وقت مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی ضلع اٹک تھے۔ اس طرح تقریباً دو سال ہمیں اکٹھے جماعتی کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کا وسیع تجربہ تھا دو افریقن ممالک میں بھی مشنری انچارج رہ چکے تھے اور پاکستان میں بھی کئی ضلعوں میں خدمات سرانجام دے چکے تھے۔ سب سے زیادہ جس چیز نے خاکسار کو متاثر کیا وہ ان کا نہایت عمدہ آواز (خوش الحانی) سے قرآن کریم پڑھنا تھا۔ یہ ان پر خدائے پاک کا خاص فضل تھا۔ چنانچہ خلافت ثالثہ میں چند بار جلسہ سالانہ مرکزیہ ربوہ پر بھی انہوں نے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ جماعت کے تمام لوگوں کے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے تھے بلکہ پچھلے ضلعوں میں جن لوگوں سے تعلق قائم ہو چکا تھا ان کے بھی ذاتی کام کرتے رہتے تھے۔ بعض مقامی مسائل کا فوری حل تلاش کر لیتے تھے اور ہر فیملی کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھتے تھے۔ اٹک میں قیام کے دوران انہوں نے بعض ایسے لوگوں کے رشتے بھی کروائے جن کے رشتوں میں غیر معمولی تاخیر واقع ہو چکی تھی۔ بتایا کرتے تھے کہ ان کی والدہ محترمہ کی دیرینہ خواہش پر انہوں نے زندگی وقف کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مقدور بھر خدمت دین کی توفیق دی۔ آخری چند سالوں میں انہوں نے اپنے ذاتی کاموں اور ذمہ داریوں کو بھی خوب سمیٹا، دو بیٹوں کو کینیڈا بھجوایا۔ وہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے رشتوں کے سامان کر دیئے تھے۔ ربوہ میں مکان بھی بنوا لیا تھا اور غالباً ریٹائرمنٹ کے بعد ان کا ربوہ منتقل ہونے کی خواہش تھی لیکن ریٹائرمنٹ کے ساتھ ہی ان کی وہیں اٹک میں Re-Employment ہوگئی۔ لیکن چند ہی ماہ گزرے تھے کہ آناً فاناً وفات پا گئے۔ حضرت مسیح موعود نے آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرمایا ہے۔

''انسان نو مہینے پیٹ میں رہ کر اپنے کمال وجود کو پہنچتا ہے اور مرنے کے لئے کچھ دیر کی ضرورت نہیں مثلاً انسان اپنے مرنے کے وقت صرف ایک ہی ہیضہ کا دست یا تھوڑا سا پانی قے کے طور پر نکال کر راہی ملک بقا ہو جاتا ہے اور وہ بدن جس کی سالہائے دراز میں ظاہری اور باطنی تکمیل ہوئی تھی ایک ہی دم میں اس کو چھوڑ کر رخصت ہو جاتا ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 167)

انجام بخیر کے ساتھ ان کی اس زندگی کا سفر ختم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/ اکتوبر 2009ء کو خطبہ جمعہ میں ان کا بڑی محبت سے ذکر خیر کیا اور کچھ اور مرحومین کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائب بیت الفتوح لندن میں پڑھائی۔ جس کا ذکر روزنامہ الفضل ربوہ میں آ گیا ہے۔ جنازہ کے ساتھ اٹک، کامرہ، راولپنڈی سے کئی احباب ساتھ آئے۔ ایک دوست ملتان سے بھی آئے (وہاں بھی مربی رہ چکے تھے)۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اردو ترجمہ قرآن کریم مع سورتوں کا تعارف اور تفسیری نوٹس 2002ء میں Revise ہو کر چھپا تھا اور یہ حضور انور کا جماعت احمدیہ عالمگیر کو بیش بہا علمی تحفہ تھا۔ خلافت خامسہ کے آغاز میں اس تحفے کو بعض معززین تک پہنچانے کے لئے ضلعی عاملہ میں مشورہ ہوا اور کئی مخیّر احباب نے چند نسخوں کی رقوم دیں۔ چنانچہ مکرم مولانا مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ نے نہایت سلیقہ اور حکمت کے ساتھ اس کام کی منصوبہ بندی کی اور ضلع کی بعض معزز شخصیتوں تک یہ تحفہ پہنچایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خواہش فرمائی تھی کہ لوگ کثرت سے وصیتیں کریں اور 2008ء تک پچاس فیصد چندہ دہندگان موصی بن جائیں۔ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی مکرم مظفر احمد منصور صاحب نے مقدور بھر خدمت کی توفیق پائی اس طرح مفوضہ فرائض میں سے خلیفۂ وقت کی ترجیحات کو مدنظر رکھ کر کام کرتے تھے۔

خاکسار کی تبدیلی پر مربی صاحب مرحوم نے الوداعی تقریب کا اہتمام کروایا اور بڑی محبت سے انہوں نے اور جماعت کے احباب کرام نے رخصت کیا۔ اس کے بعد بھی ربوہ میں گاہے بگاہے ان کی آمد پر ملاقات ہو جاتی تھی اور وہیں کے حالات بتاتے رہتے تھے۔ کام تو انہوں نے زندگی میں بہت کئے ہیں لیکن خاکسار نے اٹک میں ان کی ڈیوٹی کے دوران جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اس کا سرسری سا ذکر کر دیا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو زندگی وقف کر کے اپنی استعدادوں اور اوقات کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے مبارک لبوں سے کسی کی وفات پر تعریفی کلمات کا نکلنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا سب سے بڑا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے قرب میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مکرمہ ڈاکٹر فوزیہ صادق قریشی صاحبہ

جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

28 مئی کو سانحہ لاہور میں زخمیوں کے عظیم صبر وحوصلہ کا کچھ تذکرہ

مجھے اچانک محسوس ہوا کہ شاید میں خواب دیکھ رہی ہوں کیونکہ نظارہ تو ایک ہسپتال کا تھا۔ جس سے میں اپنے پیشے کی وجہ سے کافی مانوس تھی لیکن یہ کیا مریض پٹیوں میں تو جکڑے ہوئے ہیں اور ڈرپس (Drips) وغیرہ بھی لگی ہوئی ہیں۔ لیکن ان کے چہروں پر کوئی ملال یا پریشانی کے آثار نہیں۔ ان کے جسم کچھ اور مناظر پیش کر رہے ہیں۔ جبکہ ان کے چہرے پُرسکون ہیں جیسے انہوں نے کچھ کھویا نہیں بلکہ پالیا ہو۔ جیسے انہوں نے زندگی کی تلخیوں کو نہیں بلکہ حقیقتوں کو پالیا ہو۔ جیسے ان کے ہاتھ کوئی راز یا کوئی خزانہ لگ گیا ہو۔ جیسے انہوں نے خدا کو پالیا ہو اور ان کے اردگرد بہت سارے خواتین وحضرات خلوص ومحبت کے جذبات لئے ان کی خدمت پر مامور تھے۔ یہ جناح ہسپتال لاہور کا ایمرجنسی وارڈ تھا اور سب سے پہلا بیڈ میرے بھائی محمد شعیب نیر کا تھا جو کہ پیٹ میں گولی لگنے کی وجہ سے زخمی ہوا تھا اور اب آپریشن (Operation) کے بعد وارڈ میں تھا۔ اس کے قریب گئی اس سے ملنے کے لئے تو تکیہ پر ایک کاغذ چپکا ہوا نظر آیا جس پر لکھا ہوا تھا۔

لبیک یا امامنا لبیک سیدی ......

میں سب مریضوں کے لئے پھولوں کا تحفہ لے کر گئی تھی، اس طرح سب سے ملاقات بھی ہوگئی اور ان کی عیادت کا بھی موقع ملا۔ ان کے رشتے داروں اور دوستوں، پیاروں کو تسلی بھی دیتی رہی اور ان کے سوالات کے جوابات بھی۔ کیونکہ اپنے پیارے جب اسی حالت میں ہسپتال میں ہوں تو ذہن میں طرح طرح کے وسوسے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے میں ان کے بہتر طریقے سے جواب دے سکتی تھی۔

میں ہفتہ 29 مئی کی دوپہر کو پاکستان لاہور پہنچی تھی۔ اس طرح جمعہ سے ہفتے تک کا جو وقت انتہائی کرب اور دعاؤں میں گزرا تھا اس میں کسی قدر وقفہ آگیا تھا کیونکہ اپنے مریضوں کے حوصلے، عزم اور اطمینان نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ کچھ دیر کے لئے تو میں سب کچھ بھول گئی تھی۔ کچھ مریض جوان تھے، کچھ درمیانی عمر کے تھے اور کچھ بزرگ تھے۔ عمروں کا بظاہر فرق تو ضرور تھا لیکن عزم وہمت اور حوصلے میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ایمرجنسی وارڈ میں بہت رش تھا اس لئے زیادہ دیر وہاں ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا۔

بہرحال اگلے دن پھر ہسپتال گئی تو دیکھا کہ ہمارے مریض ایمرجنسی وارڈ سے سرجیکل وارڈ جو کہ پہلی منزل پر تھا میں منتقل ہوگئے ہیں۔ میرا بھائی اس دن بہت فکرمند تھا اور اس نے بار بار جماعتی عہدیداروں اور دوسرے ذمہ دار افراد کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہاں پر سیکیورٹی کا انتظام مناسب نہیں ہے اور بلی اور کبوتر کو ایک ہی جگہ پر رکھا گیا ہے تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ حملہ آور (Terrorist) بھی جو کہ خدام نے زخمی حالت میں پولیس کے حوالے کیا تھا۔ ہسپتال میں اسی منزل پر دوسرے وارڈ (ICU) میں زیر علاج ہے۔ بہرحال میں اور میرا دوسرا بھائی جو شارجہ سے آئے ہوئے تھے ہم جناح ہسپتال کے ایڈمنسٹریشن بلاک میں گئے، وہاں ایک سیکیورٹی (Security) کا بورڈ لگا ہوا دیکھا تو کمرے کے اندر جھانکنے پر کوئی نظر نہیں آیا۔ البتہ کمرے کے دروازے پر احمدیت کے خلاف لگے ہوئے اشتعال انگیز سٹیکر (Sticker) نے ہمیں یہ ضرور باور کرا دیا کہ ان محافظوں نے ہماری کیا حفاظت کرنی ہے۔ بہرحال رعایت اسباب کے حوالے سے ہم آگے چلے تو سیکیورٹی (Security) کا ایک دفتر نظر آیا۔ ڈیوٹی پر موجود افراد کا جواب تھا کہ سیکیورٹی مہیا کرنا پولیس کا کام ہے اور ہم نے پولیس کو مطلع کر دیا ہے۔ البتہ انہوں نے ہسپتال کی لوکل سیکیورٹی میں سے ایک نہتا سپاہی ہمارے ساتھ کر دیا اور بعد میں ہم نے دیکھا کہ پولیس کا ایک گن مین بھی ہمارے وارڈ کے باہر براجمان ہے۔ لیکن سیکیورٹی کے ان علمبرداروں سے جب ہم نے Sticker کے متعلق بات کی کہ یہ ہسپتال تو ایک گورنمنٹ کا ادارہ ہے اور ایسی سیکیورٹی کا کیا فائدہ جب دوسری طرف اشتعال انگیزی کی دعوت دی جا رہی ہے تو ان کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔

اگلے دن جب میں دوبارہ ہسپتال پہنچی تو مریضان سارے دن کے وزیٹرز (Visitors) کی وجہ سے کافی تھک چکے تھے۔ اس لئے میں بھائی کے پاس جو سب فیملیز تھیں ان کے Visit کو ختم کر کے ان کو گھر بھیج دیا اور رات تک خود ہسپتال میں رہ کر بھائی کی خدمت کرنے اور دوسرے مریضوں کی عیادت کی ٹھانی۔ لیکن ابھی سب لوگوں کو گئے کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ باہر سے فائرنگ کی آواز آنا شروع ہوگئی۔ سب لوگ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے لیکن مجھے کوئی کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ وارڈ میں Panic بڑھتا چلا جا رہا تھا اور لوگ پریشان نظر آ رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد وارڈ کی لائٹس بلند کر دی گئیں اور خدام نے وارڈ کا دروازہ بھی بند کر دیا۔ صرف باہر سے ہلکی سی روشنی آ رہی تھی۔ لیکن اب فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لوگ Evacuation کے لئے اردگرد کوئی کمرہ تلاش کر رہے تھے۔ جب میں نے وارڈ کی کھڑکی سے باہر جھانکا تو ہُو کا عالم تھا اور کچھ دیر کے بعد پولیس کا ایک سپاہی گن سمیت بھاگتا نظر آیا اور ساتھ ہی میرے فون کی گھنٹی بجنا شروع ہوگئی جو کہ اس کے بعد تین چار گھنٹے تک بار بار بجتی رہی۔ اس کے بعد مجھے دنیا بھر سے ٹیلیفون آنے لگے، ناروے، لندن، ربوہ وغیرہ سے لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ لوگ اتنے پریشان کیوں ہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ دہشتگردوں نے ہسپتال پر حملہ کر دیا ہے اور کچھ حصے پر قبضہ بھی کر لیا ہے اور یہ خبر TV پر مسلسل اور لائیو چل رہی تھی۔ لیکن مجھے نہیں سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر یہ کیسی سکینت نازل کی۔ جب مجھے ہر طرف سے پریشان کن اور روتے ہوئے ٹیلیفون موصول ہو رہے تھے تو میں نہایت پُرسکون اور انتہائی تسلی سے ان کے جوابات دے رہی تھی۔ اسی دوران دعاؤں کا اور یہ سوچنے کا بھی موقع ملا کہ اگر احمدیت کی راہ میں جان کی قربانی دینی پڑی تو اس سے بڑا کیا اعزاز ہو سکتا ہے۔ بہرحال خدا خدا کر کے پولیس نے تقریباً 4 گھنٹے یا اس سے کچھ زائد کے بعد کلیئرنس دی۔ لیکن حالات ایسے تھے کہ میری فیملی Family جو ہسپتال سے باہر تھی وہ اندر نہیں آسکتی تھی اور مجھے باہر جانے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ بہرحال رات 3 بجے کے قریب ایک جماعتی وفد مریضان وغیرہ کی خیریت پتہ کرنے آیا تو ان کی وساطت سے یہ تبادلہ ممکن ہوا اور میں تقریباً ساڑھے تین بجے گھر پہنچی اور گھر والوں کا یہ وقت جیسے گزرا تھا وہ ان کی آنکھوں سے عیاں تھا۔ اس دوران یہ شکر ہے کہ مریضان کے ساتھ بھی خیر خیریت رہی۔ اس واقعہ کا پتہ ان کو بعد میں چلا کیونکہ سارے دن کے Visitors کے تھکے ہوئے مریض گہری نیند سو رہے تھے۔

اگلے دن جب جناح ہسپتال کے MS سے میری بات ہوئی کہ آپ نے حملہ آور کو اسی ہسپتال اور اسی جگہ کیوں رکھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہمیں تو پہلے پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ دہشتگرد (Terrorist) ہے یہ تو آپ کے زخمی مریضوں نے بتایا ورنہ پولیس کے علم میں نہیں تھا۔ انا للہ...... ہی پڑھا جا سکتا ہے اس لاعلمی پر تو......

اب میں آتی ہوئی اس خدمت اور Duties کی طرف جو ہماری لجنہ، خدام اور انصار، دن رات، ہسپتال اور گھروں میں انجام دے رہے تھے۔ ایک منظّم سسٹم کے تحت کھانا افراد کی تعداد کے حساب سے صبح، دوپہر، شام مہیا کیا جا رہا تھا اور اس کے علاوہ گرمی کی وجہ سے ٹھنڈا پانی اور دوسری اشیائے ضرورت بھی فوراً مہیا کی جاتی تھیں۔ اگر کینٹین سے موم بتی یا کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی تو ڈیوٹی پر موجود احباب پیسے لئے بغیر بھاگ کر وہ چیز مہیا کرتے تھے اور حیرانگی ہوتی تھی فرشتوں کی اس فوج پر، مجال ہے کہ چہرے کی بشاشت یا خدمت میں کسی طریقے سے بھی کوئی کمی ہو۔ اگر صرف اس نظام کو ہی دیکھا جائے تو یہ انسان کے بس کی بات نہیں یہ صرف خدائی نظام ہی ہو سکتا ہے جو اتنا مکمل اور فعال ہو اور وہ بھی رضاکارانہ۔ اس دوران حضور کی طرف سے تحائف بھی مریضان کے لئے موصول ہوئے، پھلوں وغیرہ کی شکل میں۔ (الحمدللہ)

اب عزم وہمت کے ان پیکروں کے ان خوبصورت عزائم کی طرف آتی ہوں جن کا اظہار انہوں نے وقتاً فوقتاً عیادت کے دوران اپنی گفتگو میں کیا۔

ایک بزرگ مریض تھے غالباً ستر برس سے کچھ زیادہ ان کی عمر تھی۔ ٹانگوں اور پیٹ کا آپریشن ہوا تھا جس کی وجہ سے ٹانگ پلستر، کیلوں اور راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ سارے جسم پر گرینیڈ کے چھروں کے زخموں کے نشان تھے۔ جسم پر لگنے والی چھ سات گولیوں میں سے کچھ ابھی بھی جسم کے اندر موجود ہیں لیکن چہرہ ہشاش بشاش تھا۔ جب میں نے کہا کہ آپ نے اس عمر میں کافی تکلیف اٹھائی تو ان کا جواب تھا یہ ہمارا کمال تو نہیں ہے یہ تو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ رحمت فضل اور توفیق ہے۔ یعنی ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ایک اور ناصر تھے وہ بھی بازوؤں میں پلستر اور راڈز وغیرہ لگائے بڑی باقاعدگی سے اٹھتے، بیٹھتے اور ورزش کرتے نظر آتے تھے۔ ان کی ٹانگ میں بھی ایک گولی موجود تھی جو کافی تکلیف دے رہی تھی لیکن وہ بھی ہمیشہ مسکراتے اور دعا کی درخواست کرتے نظر آئے۔

اسی طرح ایک نوجوان جو کافی زخمی تھا اور سینے اور انفیکشن، پیٹ میں نالیاں اور Tubes وغیرہ لگی ہوئی تھیں (Infection) کی وجہ سے بخار میں مبتلا تھا لیکن کبھی منہ سے ناشکری کا کلمہ کہتے نظر نہیں آیا۔ حالانکہ اس کے والد صاحب بھی اسی سانحہ میں بیت النور کی حفاظت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے شہید ہو چکے تھے۔

ایک اور ناصر جو کہ کوئی عہدیدار بھی تھے دونوں ٹانگوں اور پاؤں میں پلستر چڑھائے نظر آئے۔ پتہ چلا ایک طرف تو فریکچر (Fracture) ہے اور دوسرے پاؤں کی انگلیاں اور پنجہ کاٹ (Amputate) دیا گیا ہے کیونکہ گرینیڈ کی وجہ سے بری طرح شل ہو چکا تھا اور Repair ممکن نہیں تھی۔ جب میں نے ان سے اظہار ہمدردی کیا تو کہنے لگے کسی دنیاوی ایکسیڈنٹ (Accident) میں بھی تو ایسے زخم اور چوٹیں آجاتی ہیں۔ ہم تو بہت گناہکار ہیں پھر بھی یہ ہمارے لئے اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق اور سعادت بخشی اور اس کے لئے ہمیں چنا۔

اسی طرح میرا بھائی بھی بار بار اپنی سعادت مندی، اعزاز اور خوش قسمتی کا ذکر کرتا رہا اور ایک Special فوٹوگرافر بلا کر اپنی بہت ساری تصاویر بنوائیں تا کہ اس اعزاز کی یادگار رہیں۔

واقعی یہ ایک خدائی جماعت کے رضاکاران ہی ہیں جنہوں نے ہنستے ہوئے، بخوشی اور درود شریف اور کلمہ کا ورد کرتے ہوئے یہ قربانیاں دیں اور یہ ثابت کیا کہ یہ غازی اور پُراسرار بندے حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو بخوبی سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں کہ ’’ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اور یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے‘‘۔

خدا تعالیٰ ہمیں بھی اپنی راہ میں جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب

میرے محترم استاد مولانا ظہور حسین صاحب

ہم بہن بھائیوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہم نے بچپن میں یسرنا القرآن اور قرآن کریم حضرت مولانا ظہور حسین صاحب سے پڑھا۔ ان کو ہم نے بہت قریب سے دیکھا، انہوں نے محبت سے ہمیں قرآن پڑھایا اور اپنی دعاؤں سے فیضیاب کیا۔ نو دس سال کی عمر میں ان کی شخصیت اور ان کی عظمت کا اس وقت اتنا احساس نہ تھا جتنا بعد میں ہوا۔ وہ ایک عجیب روحانی وجود تھے۔ باوجود پچیس تیس سال گزر جانے کے آج بھی جب ہم ان کو یاد کرتے ہیں تو سب سے نمایاں ان کی نمازوں کی کیفیت نظروں میں اس طرح آجاتی ہے کہ جیسے ہم آج بھی انہیں نماز پڑھتے دیکھ رہے ہیں۔ جب ہم نے ان کو دیکھا اس وقت چلنا ان کے لئے قریباً ناممکن تھا۔ بہت معمر ہونے اور معذوری کی وجہ سے چارپائی پر بیٹھ کر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے اور عصر اور مغرب کی نماز کے لئے ان کی خواہش ہوتی کہ کوئی ان کو سہارا دے کر بیت الذکر خلیل محلّہ دارالعلوم غربی میں لے کر آئے۔ جب ان کو کندھوں پر سہارا دے کر بیت الذکر لاتے تو ان کے پاؤں زمین پر قریباً گھسٹ رہے ہوتے۔ یہ نظارہ ایسا ہے کہ اس کو ان کے شاگرد کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔

ہمارے اس محترم استاد کی دلکش یادوں میں سے ایک حسین اور دلکش یاد ان کا مطمئن اور مسکراتا ہوا چہرہ ہے۔ انہوں نے احمدیت کی خاطر روس کے یخ بستہ علاقوں میں جس طرح قربانیاں دیں۔ مصائب برداشت کئے۔ کئی کئی دن تک شدید موسموں میں رسیوں میں جکڑ کر رکھے گئے، خدا کی خاطر جھیلی جانے والی ان تکالیف کے نقش آخر عمر تک ان کے جسم پر دیکھے جاسکتے تھے۔ ان پرانے زخموں کی وجہ سے جسم درد بھی محسوس کرتا ہوگا مگر اس کے باوجود ان کے چہرہ کی طمانیت ہمیشہ قائم رہتی اور جب کوئی ملنے آجاتا چہرہ پر ایک دلکش مسکراہٹ ہوتی۔

لیٹے اور بیٹھے مسلسل دعاؤں میں مصروف رہتے اور اس کے ساتھ کبھی کبھار خاص لَے سے درثمین کے اشعار اردو اور فارسی کے ترنم سے پڑھتے۔ جس میں ایک عجیب درد محسوس ہوتا جو باوجود ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے آج تک یاد ہے۔

خاکسار کو قریباً دس سال کی عمر تک ان سے قرآن کریم ناظرہ اور پھر ایک پارہ اور کچھ رکوع ترجمہ پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس عمر میں ہم سے بعض اوقات بھول چوک بھی ہو جاتی۔ ایک دفعہ مجھے میری کسی غلطی کی وجہ سے انہوں نے ڈانٹا تو میرے آنسو نکل آئے۔ اس پر فوراً ان کا غصہ غائب ہوگیا اور بڑے پیار سے اپنے تکیہ کے نیچے سے بادام کی چند گریاں نکالیں اور مجھے دیں۔ لیکن میرے ہاتھ ان کو لینے کے لئے آگے نہ بڑھے۔ اس پر آپ بڑے پیار اور محبت اور شفقت سے بہت دیر تک نہایت مزیدار اور ایمان افروز واقعات سناتے رہے۔ جو زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح الاول (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے وہ واقعات تھے جب وہ ان کے درس میں شامل ہوتے رہے۔ بظاہر ناراضگی کے اس واقعہ کے بعد پھر مہربانیوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ جب تک میں ان کے پاس جاتا رہا جاری رہا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے ان کی دعاؤں کا اثر آج تک ہم سب بہن بھائی اپنی زندگیوں میں محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کی یادوں میں ایک بہت پیاری یاد ان کے گھر کا صاف ستھرا ماحول ہے۔ چلنے پھرنے سے معذوری کے باوجود ان کے بستر کی چادر، ان کا کمرہ، ان کا لباس باوجود سادگی کے نہایت صاف ستھرا ہوتا۔ اس میں ان کی اہلیہ اور بچوں کی خدمت کا بہت بڑا دخل تھا لیکن جس طرح بہت بڑھاپے میں بھی آپ کے کمرہ کی ہر چیز قرینہ سے لگی ہوئی اور صاف ستھری اور ماحول میں ایک خوشبو ہم محسوس کرتے وہ آپ کی طبیعت کی نفاست کا بے تکلف اظہار تھا۔ اس بڑھاپے کی عمر میں اور شدید بیماری میں بھی آپ کے کمرہ سے ہمیشہ ایک خاص قسم کی خوشبو آیا کرتی۔

یہ وہ چند یادیں ہیں جو ہم نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیں۔ لیکن وہ خراج تحسین جو ان کی روس سے واپسی پر حضرت مصلح موعود نے ان کو پیش کیا ہمیشہ ایمان کو تازہ کرتا ہے اور خدمت دین کا جوش پیدا کرتا ہے۔ حضور نے ان کے بارہ میں فرمایا۔

"انہوں نے یہ بتا دیا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں"۔

(الفضل 18 فروری 1958)

جن لوگوں نے بھی ان کو دیکھا تو واقعی ایسا ہی پایا کہ ان میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے بے پناہ غیرت تھی اور خلافت کے ساتھ والہانہ پیار اور عشق اور خاموشی کے ساتھ بغیر کسی نام ونمود کے خدا کی محبت میں محو بغیر تھکے جانفشانی سے خدمت کرتے چلے جانا ان کی زندگی کا خلاصہ ہے۔

ان کی سوانح ایسی سچی اور سادہ الفاظ میں لکھی ہوئی سوانح عمری ہے کہ جتنی بار مطالعہ کریں اس کی اثر انگیزی کم نہیں ہوتی بلکہ بار بار مطالعہ کو دل چاہتا ہے۔ یہ سوانح عمری ایمان کو تازہ کرتی اور خدمت دین کا جوش پیدا کرتی ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی زندگی ہر احمدی کے لئے عموماً اور مربیان سلسلہ کے لئے خاص طور پر وہ منزلیں اور وہ راستے متعین کرتی ہے جن پر چلنے سے آج دین کو زندہ ہونا ہے۔ آپ بلاشبہ حضرت اقدس مسیح موعود کی قوت قدسیہ سے پیدا ہونے والے ان جاں نثار لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں کیا۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور (-) کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز (-) کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ (-) کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر (-) کی زندگی، (-) کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے"۔

(فتح اسلام: روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11)

حضرت مولوی صاحب بلاشبہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دین حق کے زندہ کرنے کے لئے محنت اور جانفشانی سے اپنے جگر خون کئے اور دین حق کو زندہ کرنے کے لئے اپنے پر ہر موت کو خوشی سے قبول کرلیا۔ اس کا ثبوت وہ جماعتیں ہیں جن کی تخم ریزی حضرت مولوی صاحب نے بے پناہ قربانیوں سے روس جیسے ملک میں کردی۔ ان کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس طرح فرمایا:

مولوی ظہور حسین صاحب جب اکیلے روس میں داخل ہوئے تو وہاں آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور اس کے بعد ایک لمبا دور آپ کو اذیتیں دینے کا شروع ہوا۔ اسی حالت میں جبکہ آپ قید تھے چونکہ آپ کو رشین زبان نہیں آتی تھی۔ کوئی ساتھیوں سے رابطہ نہیں تھا آپ نے رویا میں دیکھا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "ظہور حسین! آپ جیل میں دعوت الی اللہ کیوں نہیں کرتے" اس رویا سے خدائی منشاء سمجھ گئے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے روسی زبان سیکھنی شروع کردی اور چونکہ کچھ مسلمان قیدی بھی تھے۔ اس لئے ان سے زبان بھی سیکھی اور ان کو دعوت الی اللہ بھی شروع کی۔ چنانچہ سب سے پہلا روس میں جو احمدی ہوا ہے وہ جیل میں ہوا ہے مولوی صاحب کو نمازوں میں منہمک دیکھتے تو اس کا اور ان کی تلاوت کا ان کے ساتھیوں پر گہرا اثر ہوا اور اسی کے نتیجے میں ان کو زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ روس میں وہ شخص جو سب سے پہلے احمدی ہوا ہے وہ عبداللہ خان تھا یہ عبداللہ خان تاشقند کا رہنے والا تھا اور اپنے علاقے کا بہت بڑا بارسوخ انسان تھا عبداللہ خان کے ذریعے پھر اور قیدیوں میں بھی احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور کئی اور قیدیوں نے ان کی معرفت پھر بیعتیں کیں۔

اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب کے ساتھ مرکز کا بھی رابطہ کچھ عرصہ کٹا رہا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو اس وقت اتنی ہوش نہیں تھی کہ بتائیں کہ کہاں کہاں احمدی ہیں اور ان سے کس طرح رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ رابطہ بالکل کٹ گیا اور رابطہ کٹنے کے باوجود مولوی ظہور حسین صاحب ہمیشہ اس بات پر مصر رہے اور اس بات کے قائل رہے کہ وہاں احمدیہ جماعتیں قائم ہوچکی ہیں اور جو قائم ہیں جو پھیل بھی رہی ہوں گی، لیکن ہمیں ان کی تفاصیل کا علم نہیں تھا۔ سب سے پہلے جو مجھے روس میں جماعت احمدیہ کے متعلق علم ہوا وہ ایک روسی انسائیکلوپیڈیا کے مطالعہ سے ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے اوپر ایک روسی سکالر نے مقالہ لکھا ہے اور اس مقالے میں احمدیت کے متعلق کئی قسم کی باتیں درج ہیں روسی مقالہ نگار نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ لکھا کہ روس میں بھی احمدیہ جماعتیں موجود ہیں۔ لیکن ان کا تعلق مرکز سے کٹ چکا ہے۔ (الفضل 8 مئی 1990)

خدا کرے ہم سب خلافت احمدیہ کی غلامی میں عاجزی انکساری کے ساتھ ان راہوں کو اپنانے والے بنیں اور اپنے بزرگوں کی یادیں اپنے عمل سے بھی زندہ کرنے والے ہوں اور دنیا کے وہ علاقے جو روحانی لحاظ سے بنجر نظر آتے ہیں ان میں بھی محنت، جانفشانی اور دعاؤں سے زندگی بخش پودوں کی تخم ریزی کرسکیں (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

پتہ درکار ہے

مکرم عمران بشارت صاحب ولد مکرم بشارت احمد صاحب وصیت نمبر 76214 نے مورخہ 5/اکتوبر 2007ء کو گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

مکرمہ فرحت نذر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذر محمد گورائیہ صاحب وصیت نمبر 58829 نے یکم فروری 2006ء کو مکان نمبر 5/4 دارالرحمت غربی ربوہ سے وصیت کی تھی اب ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ موصیہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں یا ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

مکرمہ نیلم اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال صاحب ساکن آئل ایجنسی بنگلہ سیالکوٹ نے یکم جولائی 2006ء کو وصیت کی تھی وصیت نمبر 58848 ہے۔ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصیہ خود یا ان کے عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور دفتر وصیت سے رابطہ کریں یا ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

مکرم عمر ظفر صاحب ولد مکرم ظفر احمد چوہدری صاحب نے 70۔ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے مورخہ 12/اکتوبر 2006ء کو وصیت کی تھی۔ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے عزیز رشتہ دار پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں یا ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

مکرم انس احمد صاحب ولد مکرم طاہر احمد صاحب وصیت نمبر 92253 نے مورخہ 4/اگست 2009ء کو شورکوٹ، جھنگ سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

مکرم محمد نعمان صاحب ولد مکرم محمد شفیق صاحب وصیت نمبر 92251 نے مورخہ 12/اکتوبر 2009ء کو شورکوٹ، جھنگ سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نکاح

مکرم محمد طارق صفدر صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم محمد ناصر صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی ربوہ تحریک جدید کے نکاح کا اعلان مورخہ 29دسمبر 2010ء کو بعد از نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد رفیع صاحب فیصل آباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سہیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدین شہر کا چند دن پہلے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان کو کافی چوٹیں لگی تھیں۔ مورخہ 19 جنوری 2011ء کو بون کیئر ہسپتال حیدر آباد میں ان کے گھٹنے کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔

اسی طرح مکرم دودو خان صاحب ولد مکرم دلاور حسین خان صاحب گولارچی ضلع بدین کا خطرناک ایکسیڈنٹ ہوا تھا ان کے سر اور جسم پر بہت چوٹیں آئیں اور ان کی بائیں ٹانگ اور بازو ٹوٹ گئے ہیں ان کا علاج جاری ہے۔

نیز مکرم رفیع احمد ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ بدین کی والدہ محترمہ بون کیئر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل شفاء عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بی بی اے، ایم بی اے، ای ایم بی اے، بی ایس، ایم سی ایس، ایم ایس سی، ایم اے، ایم ایس لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، بی ایس میڈیا سائنسز۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 3 فروری 2011ء ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.biztek.edu.pk

فون نمبر: 021-35091871-3,35120461

یونیورسٹی آف کراچی نے الحاق شدہ کالجز میں بی بی اے۔ ایم بی اے۔ بی کام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

سی اے ایم ایس کالج آف بزنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی فون نمبر 021-35868170-1

کالج آف بینکنگ اینڈ فنانس

فون نمبر: 021-34814828,34983776

کالج آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز

فون نمبر: 021-36952901

یونیورسٹی کالج

فون نمبر: 021-34810133,34810144

دی چارلس ویلس پاکستان ٹرسٹ (CWPT) نے مندرجہ فیلڈ میں وزیٹنگ فیلوشپ کا اعلان کیا ہے۔ سوشل سائنسز، سوشل ڈیویلپمنٹ ہیومینیٹیز، ایجوکیشن، آرٹس، اینڈ کری ایٹو انڈسٹریز انوائرنمنٹل سائنسز، ہیلتھ سائنسز

اہلیت:۔ پاکستانی نیشنل ہو اور عمر 30 سے 50 سال کے درمیان ہو۔ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 4 مارچ 2011ء ہے۔ مزید معلومات اور فارمز کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.britishcouncil.org.pk

فون نمبر: 0800-22000

(نظارت تعلیم)

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخل ہو سکتے ہیں۔

دورانیہ 1ماہ فیس کورس/-1500 روپے

پروفیشنل کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، ایم ایس آفس، ان پیج

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔ اس کورس کیلئے کم از کم ایف اے/ایف ایس سی اور کمپیوٹر کا بنیادی کورس کیا ہوا ہو۔

دورانیہ 2ماہ فیس کورس/-3000 روپے

ڈیٹا بیس مینجمنٹ سسٹم (SQL Server)

ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔ اس کورس کیلئے بنیادی تعلیم کم از کم ایف اے/ایف ایس سی اور کمپیوٹر کا بنیادی کورس کیا ہوا ہو۔

دورانیہ 2ماہ فیس کورس/-3000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

یتامیٰ کی خدمت کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء میں فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر احباب ہیں وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ، جزاک اللہ، ان سب کا شکریہ۔

اب میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی۔ لیکن امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کر سکیں۔‘‘ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

چونڈی
بچوں کے گری دستوں اور خصوصاً دانت نکالنے کے وقت میں بہت مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں ملکی اخبارات میں سے

کیا کراچی میں آئی جی کو بندے مارنے کا کنٹریکٹ دیا گیا

سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ کراچی میں کوئی کمانڈ نہیں۔ رواں ماہ اب تک 75 افراد مارے جا چکے ہیں۔ کیا آئی جی سندھ کو لوگ مارنے کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے جبکہ عدالت عظمیٰ نے حج سکینڈل کی تحقیقات پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پولیس اور ایف آئی اے میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات کنٹریکٹ افسروں کی فہرست طلب کر لی ہے۔

گورنر اور وزرائے اعلیٰ کے کھلے عام ہوٹلوں ریسٹورنٹس میں کھانا کھانے پر پابندی

وفاقی وزارت داخلہ نے صوبوں کے گورنرز، وزرائے اعلیٰ اور دیگر اہم شخصیات کے کھلے عام ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں کھانا کھانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق وفاقی وزارت داخلہ کی جانب سے صوبوں کے چیف سیکرٹریز، ہوم سیکرٹریز آئی جی صاحبان کو ارسال کردہ مراسلے میں کہا ہے کہ سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کے بارے میں ابتدائی تحقیقات رپورٹ جاری کی گئی ہے۔ رپورٹ کے بعد گورنرز، وزرائے اعلیٰ، وزراء، چیف سیکرٹریز، ہوم سیکرٹریز، آئی جی پیز، سپریم کورٹ، ہائی کورٹس کے ججز، پولیس کے اعلیٰ حکام کے علاوہ سیکیورٹی فورسز کے اعلیٰ ترین حکام، کمشنرز اور تمام وی آئی پی سرکاری شخصیات کو ہدایت دی گئی ہے کہ سیکیورٹی پروٹوکول کے بغیر کھلے عام مقامات کا دورہ نہ کریں۔

کراچی آپریشن پر مجھے اعتماد میں نہیں لیا گیا

وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ کراچی آپریشن پر ذوالفقار مرزا کی طرح مجھے بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا حتیٰ کہ آئی جی سندھ اور سی پی او کراچی بھی لاعلم رہے۔ یہ انتظامی غلطی تھی۔ کراچی آپریشن کے انتظامی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کی ہدایت پر کراچی آیا ہوں لیکن انتظامی معاملات میں مداخلت کا ارادہ نہیں۔ ہماری انٹیلی جنس پر ٹارگٹ کلرز پکڑے گئے، انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے سے دہشت گردی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

پٹرول قیمتوں کیلئے کمیٹیاں بنانے پر اتفاق

10 نکاتی ایجنڈے پر غور و خوض کیلئے حکومتی اور (ن) لیگ کمیٹیوں کا اجلاس ہوا۔ ملک کو درپیش مسائل کے حل کیلئے مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے توانائی بحران کے خاتمے، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کے تعین کا شفاف طریقہ کار وضع کرنے کیلئے کمیٹیاں قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اقلیتوں کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے صدر

زرداری نے کہا ہے کہ حکومت قائداعظم کے وژن اور آئین پاکستان کے مطابق اقلیتوں کا ہر قیمت پر تحفظ کرے گی۔ وفاقی وزیر برائے اقلیتیں شہباز بھٹی سے ایوان صدر میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی کو قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی کسی کو ملکی قوانین کے غلط استعمال کی اجازت دی جائے گی۔ اقلیتوں کی فلاح و بہبود کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ہمدردی، تشدد ایک ہی برین سرکٹ کا نتیجہ

انسان جس طرح تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ تشدد پسند، سنگ دل اور قتل عام میں ملوث واقع ہوا ہے۔ اسی طرح اس کی فطرت کا دوسرا رخ نرم اور مشفق بھی سب سے زیادہ ہے۔ انسان ہی ہے جس میں ہمدردی اور شفقت کا عنصر بھی سبھی مخلوقات سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ انسانی رویوں اور فطرت پر تحقیق کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل میں تشدد اور ہمدردی ایک ہی دماغی سرکٹ کا شاخشانہ ہے۔ سر کے سامنے والی ہڈی اور کنپٹی کی ہڈی کا کارٹیکس حیرت انگیز طور پر ایک جگہ ملتا ہوا گزرتا اور ایک دوسرے کو کراس کرتا ہے۔ یہ وہی حصہ ہے جو غصے اور تشدد کو متوازی کرتا ہے۔ اسی جائزے سے حاصل ہونے والے نتائج سے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ہمدردی اور تشدد دماغ کے ایک ہی حصے میں پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہمدردی رکھنے والا ذہن ہی تشدد پسندی پر اتر آتا ہے لیکن اگر اس کو درست طریقے سے ڈیل کیا جائے تو بہت سے مسائل کا حل مل سکتا ہے اور اس کے ذہن کو پرامن بنایا جا سکتا ہے۔

سانپ کے رات میں دیکھنے کا راز دریافت

سائنسدانوں نے حال ہی میں اس راز سے پردہ اٹھایا ہے کہ سانپ اندھیرے میں کیسے دیکھ لیتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ان سانپوں کی آنکھوں اور نتھنوں کے درمیان ایک عضو ہوتا ہے۔ جو اپنے اردگرد تھوڑی سی حدت یا آواز کو جان لیتے ہیں۔ ان میں یہ عمل بالکل ایک انفرارِیڈ ریڈی ایشن کی طرح ہوتا ہے تاہم ابھی تک یہ راز ہے کہ سانپ کس طرح ان انفرارِیڈ سگنلز کو عصبیاتی اشاروں میں تبدیل کرتا ہے۔ کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اسی طرح ہوگا جس طرح کچھ مچھلیاں انفرارِیڈ طول موج میں دیکھ لیتی ہیں اور یہ طول موج الیکٹرو میگنیٹک سپیکٹرم سے ہوتی ہے سانپوں میں یہ عمل چھٹی حس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ ایک مختلف نیورولوجیکل راستہ ہے جس کے تحت وہ آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سردار خان صاحب کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پیٹ کی بیماری کی وجہ سے آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ نیز آپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم قریشی محمد سعید صاحب پنشنر جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار عرصہ اڑھائی سال سے گردوں کی تکلیف اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:35

دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں
گولبازار ربوہ میں فرنٹ پر دکانیں کرایہ پر دینا مقصود ہیں۔ کاروباری حضرات رابطہ کریں۔
سید غلام احمد فرخ: 0300-7711872

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ
زدجام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700
زدجام عشق خاص -/7000 | معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 16/11 محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق برقبہ دس مرلے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات اس فون پر رابطہ کریں: 0347-7638052

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

FD-10